101907 ـ خاوند نے بیوی کو طلاق دی اور دعوی کرتا ہے کہ وہ نشہ کی حالت میں تھا

سوال

میرے خاوند نے مجھے موبائل پر میسج میں کہا تجھے طلاق، اور پھر مجھے کہنے لگا: یہ تو غصہ کی بنا پر تھا یہ پہلی طلاق تھی اس نے مجھ سے رجوع کر لیا، اور اس کے ایک ہفتہ بعد اس نے مجھے میسج بھیجا " تجھے طلاق تجھے طلاق " دو بارہ طلاق کے الفاظ لکھے، اور بعد میں میرے سامنے قسم اٹھا کر اعتراف کیا کہ وہ دونوں بار نشہ کی حالت میں تھا تو کیا یہ طلاق واقع ہو جائيگی یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس لیے کہ آپ ایسے ملک میں بستے ہیں جہاں شرعی عدالتیں موجود ہیں، اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ شرعی عدالت سے رجوع کریں تا کہ وہ آپ کے معاملہ پر غور کرے اور آپ کے خاوند کی کلام سن سکے، اور نشئ شخص کی طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے میں بحث کرے، اور آپ کو کتنی طلاقیں ہوئی ہیں کا فیصلہ صادر کرے.

خاوند کو چاہیے کہ وہ توبہ و استغفار کرتے ہوئے نشہ آور اشیاء سے اجتناب کرے، اور قاضی کے سامنے حقیقت حاصل کو واضح کرے، اور نشہ کے مسئلہ کو قاضی سے مت چھپائے تا کہ قاضی ان کے درمیان ازدواجی تعلقات کے باقی رہنے یا ختم ہونے کا کوئی فیصلہ کر سکے.

اور آپ پر لازم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں قاضی کے فیصلہ کرنے تك اپنے آپ کو خاوند کے سپرد مت کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص شراب نوشی کا عادی ہے ایك بار شراب نوشی کی اور نشہ کی حالت میں بیوی کو طلاق دے دی تو کیا یہ نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہوگی یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" عورت کا یہ سوال کہ: اس کے خاوند نے اسے نشہ کی حالت میں طلاق دی ہے اسم سئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں ؟

حنابلہ کا مشہور مسلك تو یہی ہے کہ شراب نوشی کی سزا میں یہ طلاق واقع ہو جائيگی، کیونکہ یہ شراب شخص اللہ

کا نافرمان ہے، اس لیے اس کی اس نافرمانی کے مقابلہ میں اس سے تخفیف نہیں کرنی چاہیے کہ اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی.

لیکن بعض علماء کرام کہتے ہیں: نشئ شخص کی نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہی مروی ہے، اور قیاس کے بھی زیادہ لائق ہے کیونکہ نشہ کی حالت میں آدمی کو اپنی بات کا علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، اس لیے اس پر وہ چیز کیسی لازم کی جائے جسے وہ جانتا ہی نہیں ؟

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم نشہ کی حالت میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو النساء (43).

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ نشہ کی حالت میں نشئی شخص کو علم نہیں ہوتا کہ و ہ کیا کہہ رہا ہے، اس لیے جس چیز کو وہ جانتا نہیں اسے اس پر کیسے لازم کیا جا سکتا ہے ؟

رہا ان کا یہ قول کہ: شراب نوشی کرنے والے کی سزا ہے، یہ بات صحیح نہیں کیونکہ شراب نوشی کرنے والے کو سزا دینی چاہیے جو کہ اسے مارنے زدکوب کرنے کی ہے جیسا کہ سنت نبویہ میں ثابت ہے، لیکن اگر ہم اسے اس سزا میں طلاق کو جاری کر کے دیتے ہیں تو حقیقت میں یہ سزا اور نقصان تو عورت کو ہے، اس لیے علحدگی ہو جائیگی، اور ہو سکتا ہے عورت کی اولاد بھی ہو جس سے خاندان کا شیرازہ بکھر جائے گا اور شرابی کے علاوہ دوسروں کو بھی اس کا ضرر پہنچےگا.

اس لیے صحیح یہی ہے کہ نشئ شخص کی نشہ کی حالت میں دی گئی طلا واقع نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے قول کا اعتبار کیا جائیگا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ چاہیے کہ اس سلسلہ میں شرعی عدالت سے رجوع کیا جائے کیونکہ ہم بیوی کو ساتھ رہنے یا علیحدہ ہونے کا شرعی حکم کے بغیر حکم نہیں لگا سکتے جو اختلاف کو ختم کر سکے "

اللہ ہی توفیق دینے والا ہے. انتہی

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ:

ایك شخص نے نشہ کی حالت میں بیوی کو طلاق دے دی لیکن وہ شخص کہتا ہے وہ بہت شدید نشہ کی حالت میں تھا اور اپنی بات کو سمجھ بھی رہا تھا اور علم تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو کیا اس کی طلاق واقع ہو جائیگی ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ علماء کرام تو کہتے ہیں کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوتی، اور کچھ علماء کرام کی رائے ہے کہ یہ طلاق واقع ہو جاتی ہے.

اس طرح کا مسئلہ مشکل ہے؛ کیونکہ آدمی نشہ کی حالت میں بھی ہو اور وہ اپنی کلام کو سمجھتا اور جانتا بھی ہو تو اسے عدالت میں شرعی قاضی کے سامنے لازمی پیش کیا جائے تا کہ قاضی فیصلہ کر سکے.

لیکن اگر یہ پہلی یا دوسری طلاق ہو تو خاوند کو کہا جائیگا: تم اس سے رجوع کر لو تا کہ شبہ ختم ہو سکے " انتہی

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (10 / 24).

واللہ اعلم .